بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مباحثہ عالمگیری

(یعنی)

مکالمہ حضرت شیخ ابراہیم مہدوی و قاضی ابو سعید
بحکم شہنشاہ ابو المظفر محی الدین اورنگ زیب عالمگیر

(بمقام)

احمد نگر نسبت دریافت عقائد گروہ مہدوی شدہ است

(مترجم)

جناب سید افتخار اعجاز صاحب
رکن انتظامی انجمن مہدویہ

شائع کردہ - مرکزی انجمن مہدویہ چنچل گوڑہ - حیدرآباد

Scanned with Cam

پیش لفظ

تبلیغ واشاعت مذہب کے لئے اِس زمانے میں لٹریچر کی جیسی کچھ ضرورت ہے وہ اَظْہَرُ مِنَ الشَّمس ہے۔ اور خصوصاً جب عدم واقفیت کی بنا پر مختلف اعتراضات اُٹھتے ہوں تو ایسے لٹریچر کی شدید ضرورت ہوتی ہے جو اِن اعتراضات کو دفع کرے۔ بنا بریں مرکزی انجمن مہدویہ حیدرآباد نے ایسی ہی کتاب کی اشاعت کا اقدام کیا ہے، جو مذکورہ اُمور کی تکمیل کرتی ہو۔ حضرت مہدی علیہ السلام اور آپ کے اصحاب و دیگر بزرگوں کے زمانوں میں جو اعتراضات مذہب حقّہ مہدویہ پر ہوتے رہے، اُن کے جوابات متعلقہ کتابوں میں مذکور و موجود ہیں، البتہ شہنشاہ اورنگ زیب عالمگیر کے حکم سے قاضئ لشکر قاضی ابو سعید نے ۱۰۹۵ھ ہجری میں جو سوالات، اہلِ چچونڈ علماء سے کئے تھے وہی زیرِ نظر کتاب "مباحثہ عالمگیری" میں مع جوابات کے مذکور ہیں۔ یہ سوالات ایسے ہیں جو آج بھی دہرائے جاتے ہیں، اِس لئے کتاب ہٰذا کی اشاعت مفید سمجھی گئی ہے تاکہ اِن سوالوں کے جوابات سے واقفیت حاصل ہو جائے۔

توقع ہے کہ اہلِ مذہب و اہلِ تحقیق اس سے کافی استفادہ کریں گے اور تبلیغ و اشاعت مذہب کی یہ کوشش یقیناً "سعی مشکور" ثابت ہوگی۔ فقط

(ڈاکٹر) محمد محبوب خاں (یم، ڈی)

صدر مرکزی انجمن مہدویہ حیدرآباد

۲۵/ مارچ ۱۹۸۰ء

Scanned with Cam

بسم الله الرحمن الرحیم

اَلحمدُ لِلّٰہِ ربِّ العَالمین و العَاقبۃ لِلمتّقین والصلوٰۃ والسلامُ عَلیٰ رسولِہٖ محمد وّاٰلہٖ واصحابہٖ اجمعین۔

اَما بعد۔

بداں اے مُنصِف کہ این مجلس میاں شیخ ابراہیمؒ کہ بادشاہ اورنگ زیب از دہلی در احمدنگر آمدہ ماند۔ و درین شہر علماءؔ و قاضی وخطیب و مُلّایاں کہ عداوت از دین حضرت مہدی علیہ السلام داشتہ بودند، بپادشاہ معلوم کردند کہ این جا قوم مہدوی بسیار ہستند و مہدی موعود آخرالزماں را آمد و گذشت می گویند و عقیدہ ایشان دیگر است بادشاہ ابو سعید قاضی را فرمودند کہ شما این قوم را بطلبید و از عقیدۂ ایشان خبر بگیرید۔ بعدازاں قاضی از روضۂ شاہ شریفؒ پیرزادہ ہا را طلبید و پُرسید کہ شما مہدوی ہستید جواب دادند کہ ما مہدوی ہستیم۔ فرمود کہ در دینِ شما کسی علماء ہست کہ با وے مباحثہ بکنیم۔ ایشان جواب دادند کہ ما چنداں علم نداریم کہ با شما مباحثہ بکنیم مگر پیرزادۂ مایاں میاں شیخ ابراہیمؒ در موضع بہجونڈ ہستند۔ قاضی گفت او شاں بطلبید بعدۂ ایشان حقیقت حال گفتہ فرستادند۔ پس از موضع بہجونڈ الیاس میراںؒ و میاں شیخ ابراہیمؒ و شیخ اعظم و ابوالقاسم وغیرہ فقراء بروضۂ شاہ رحمۃ اللہ علیہ رسیدہ قاضی را معلوم کنانیدند۔ قاضی ایشاں را طلبید۔ ایشاں در کچہری قاضی نشتند۔ پس شیخ ابراہیم و شیخ اعظم حسب الطلب در خانۂ قاضی رفتہ سلام گفتند و علیکم السلام در جواب گفتہ پُرسید کہ چہ عقیدہ دارید۔ ایشان کلمہ شہادت خواندند و فرمود کہ ما بر وحدانیت خدائے تعالیٰ و بر تبلیغ رسالت پناہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم قائم۔ و چہار یار او را دوست می داریم و ہر چہار مذاہب را برحق می دانیم و سنت و جماعت ہستیم و مہدی موعود را آمد و گذشت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ساری تعریف اللہ کے لئے جو عالمین کا رب ہے اور عاقبت متقیوں کے لئے ہے۔ صلوٰۃ و سلام اللہ کے رسول محمدؐ پر اور آپؐ کی آل اور تمام اصحابؓ پر۔

اما بعد۔ اے منصف اِس بات کو جان لے کہ میاں شیخ ابراہیمؒ کی یہ مجلس (اُس وقت کی ہے جبکہ) بادشاہ اورنگ زیب، دہلی سے آکر احمد نگر میں ٹھیرا تھا۔ اور اِس شہر کے عالم، قاضی خطیب اور مُلّا جو حضرت مہدی علیہ السلام کے دین سے عداوت رکھتے تھے، انہوں نے بادشاہ کو بتلایا کہ یہاں مہدوی قوم بہت ہے اور مہدی موعود آخر الزمان کو "آئے اور گئے" کہتے ہیں۔ اِن کا عقیدہ ہی دوسرا ہے۔ بادشاہ نے ابوسعید قاضی کو فرمایا کہ آپ اِس قوم کو طلب کیجئے اور ان کے عقیدے کی خبر لیجئے۔ اِس کے بعد قاضی نے روضہ شاہ شریف رحمتہ اللہ علیہ سے پیرزادوں کو طلب کیا۔ اور پوچھا کہ تم مہدوی ہو ؟ انہوں نے جواب دیا کہ ہم مہدوی ہیں۔ فرمایا۔ تمہارے دین کا کوئی عالم (بھی) ہے کہ اُس سے بحث کریں ؟ انہوں نے جواب دیا کہ ہم زیادہ معلومات نہیں رکھتے کہ آپ سے بحث کرسکیں۔ البتہ ہمارے پیرزادے میاں شیخ ابراہیمؒ موضع پچونڈ میں (تشریف رکھتے) ہیں۔ قاضی نے کہا۔ "انھیں بلوائیے"۔

اس کے بعد اِن لوگوں نے حقیقت حال کہلا بھیجی۔ پس موضع پچونڈ سے (حضرات) الیاس میراں، میاں شیخ ابراہیمؒ، شیخ اعظم اور ابو القاسم وغیرہ فقراء نے شاہ رحمتہ اللہ علیہ کے روضے پر پہونچ کر قاضی کو اطلاع دی۔ قاضی نے انھیں طلب کیا۔ یہ لوگ جاکر قاضی کی کچہری میں بیٹھ گئے۔ قاضی کے بلانے پر شیخ ابراہیمؒ اور شیخ اعظمؒ قاضی کے گھر میں گئے اور اُسے سلام کیا۔ (قاضی نے) جواب میں وعلیکم السلام کہہ کر پوچھا تم (مہدوی) عقیدہ رکھتے ہو ؟

اِن لوگوں نے کلمۂ شہادت پڑھا اور فرمایا کہ

"ہم خدا تعالیٰ کی وحدانیت اور رسالت پناہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تبلیغِ (اِسلام) پر قائم، اور آپؐ

Scanned with CamScanner

می گویم۔ بعدہٗ قاضی گفت بچہ دلیل مہدی آخر زمان را آمد و
گذشت می گوئید۔ میاں شیخ ابراہیمؒ فرمودند بایں دلیل
قال علیہ السلام ان اللہ یبعث لہٰذہ الامۃ علیٰ
راسِ کلِّ مائۃ سنۃٍ من یجدد لہا دینہا۔ وقال الشارحون
ان المجدد فی المائۃ العاشرۃ ہو المہدی۔ کما ذکر فی تنبیہ التحرز ونووی شرح
صحیح مسلم وغیرہما من الکتب وقال الولی الصادق المتشرع قدوۃ المتاخرین
سید محمد گیسو درازؒ فی ملفوظہ۔ قال علیہ السلام ان اللہ تعالیٰ
یبعث من امتی مہدیاً علیٰ راس کل مائۃ سنۃ۔ وفی العشرۃ
الاخیر لایکون سوی المہدی۔ قال الامام الطبری فی تاریخہ
ان المہدی ینظر علیٰ خمسۃ وتسعمائۃ سنۃ وکان ظہور ہذہ الذات
علیٰ ہذہ التاریخ و من شک فعلیہ ان ینتظر فیہا۔ نثبت
ان المہدی ہذہ الذات حق لاریب فیہ۔ دلائل مہدی را
ثابت کردیم و شما بچہ دلیل ہا راہ می بیند فرمائید۔

قاضی گفت۔

درین باب حدیث است۔ یملاء الارض قسطاً وعدلاً
کما ملئت جوراً وظلماً ازین حدیث معلوم می شود کہ ہمہ
جور و ظلم منقطع گردد و در تمام عالم عدل و راستی شود
وہمہ مردمان مسلمان شود یکی کافر بروی زمین نماند
ہنوز این نشدہ است و شما مہدی را آمد وگذشت
چگونہ می گوئید میاں شیخ ابراہیمؒ در جواب گفتند
کہ درین باب خدائے تعالیٰ پیغمبر خویش را خبر
دادہ کہ ہمہ مردمان بر یک ملت و دین نشوند۔ و
از ایشان جور وظلم دور نشود ومیان ایشان فساد واختلاف
باشد تا روز قیامت۔

قاضی گفت آن دلیل کدام بخوانید۔

Scanned with Cam

کے چاروں اصحابؓ (خلفائے راشدین) کو دوست رکھتے ہیں اور چاروں مذہبوں (حنفی، شافعی، حنبلی اور مالکی) کو برحق جانتے ہیں۔ اور ہم سنت وجماعت ہیں۔ اور (حضرت) مہدی موعودؑ کو "آکر جا چکے" کہتے ہیں۔ اس کے بعد قاضی نے کہا۔

"آپ کس دلیل سے مہدی موعود کو "آکر جا چکے" کہتے ہیں۔"؟

میاں شیخ ابراہیمؒ نے فرمایا۔ اس دلیل سے (جیسا کہ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "اللہ تعالیٰ بھیجے گا اس امت میں ہر صدی کے راس پر ایک ایسے شخص کو جو اس امت کے لئے اس کے دین کی تجدید کرے گا۔" (حدیث کی) شرح کرنے والے (علماء) کہتے ہیں کہ دسویں (صدی) کا مجدد مہدی (موعود) ہے۔ یہ روایت تنبیہ التحرز اور نودی (شارح مسلم) وغیرہ کی کتابوں میں مذکور ہے۔ اللہ کے سچے ولی، متشرع، قدوۃ المتاخرین (حضرت) سید محمد گیسو درازؒ نے اپنے ملفوظ میں فرمایا ہے "حدیث ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ بھیجے گا میری امت سے ایک مہدی (مجدد) کو ہر صدی کے راس پر۔ دسویں صدی میں مہدی کے سوا کوئی اور (مجدد) نہ ہوگا۔" امام طبری نے اپنی تاریخ میں کہا ہے کہ بیشک مہدی ۹۰۵ھ ہجری میں ظاہر ہوں گے۔ پس اس ذات (حضرت سید محمد مہدی موعودؑ) کا ظہور اسی تاریخ (سال میں) ہوا۔ جس کو شک ہو اُسے لازم ہے کہ ان دلیلوں پر غور کرے۔ پس ثابت ہو گیا کہ یہی ذات مہدی (موعود) ہے۔ یہی بات سچ ہے اس میں کوئی شک نہیں۔ (پس) ہم دلیلوں سے مہدیؑ کو (سچا) ثابت کر چکے ہیں۔ اور آپ کس دلیل (کی بنیاد) پر انتظار کر رہے ہیں۔؟ فرمائیے۔!

قاضی نے کہا "اس سلسلے میں ایک حدیث ہے کہ۔" (مہدی) زمین کو عدل وانصاف سے معمور کر دے گا جیسا کہ وہ ظلم وجور سے معمور تھی"۔ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ (مہدی کے آنے کے بعد) تمام ظلم و جور ختم ہو جائے گا، اور تمام دنیا میں انصاف اور راستی (رائج) ہو جائے گی۔ اور تمام لوگ مسلمان ہو جائیں گے اور تمام دنیا میں کوئی کافر نہ رہے گا ابھی تو یہ ہوا نہیں، اور تم کہتے ہو کہ مہدی آئے اور چلے گئے۔ یہ بات کس طرح کہتے ہو۔؟

میاں شیخ ابراہیمؒ نے جواب میں فرمایا۔ اس سلسلے میں اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبرؐ کو خبر دی ہے کہ تمام لوگ ایک ملت اور دین پر نہ ہوں گے اور ان سے ظلم وجور دور نہ ہوگا۔ اور ان کے درمیان فساد اور اختلاف (باقی) رہے گا قیامت تک۔"

قاضی نے کہا۔ وہ کونسی دلیل ہے۔ پڑھئے۔

میاں شیخ ابراہیمؒ این آیت کریمہ خواندند۔ قال اللہ تعالیٰ۔ وَلَوْ شَاءَ رَبُّكَ لَجَعَلَ النَّاسَ أُمَّةً وَاحِدَةً وَلَا يَزَالُونَ مُخْتَلِفِينَ إِلَّا مَنْ رَحِمَ رَبُّكَ وَلِذَٰلِكَ خَلَقَهُمْ وَتَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ لَأَمْلَأَنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ۔ وَ اَیْضًا قَالَ اللّٰہُ تَعَالیٰ۔ وَأَلْقَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ۔ وفی المدارک تحت ہذہ الآیۃ۔ فَكُلُّهُمْ أَبَدًا مُخْتَلِفَةٌ وَقُلُوبُهُمْ شَتَّىٰ۔ لَا يَقَعُ بَيْنَهُمْ اِتِّفَاقٌ وَلَا تَعَاضُد۔ وَلَا يَزَالُ الَّذِينَ كَفَرُوا فِي مِرْيَةٍ مِنْهُ حَتَّىٰ تَأْتِيَهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً أَوْ يَأْتِيَهُمْ عَذَابُ يَوْمٍ عَقِيمٍ۔ وَقَال علیہ السلام۔ لاتزال طایفۃ من اُمتی یقاتلون علی الحق ظاہرین الی یوم القیامۃ۔ پس معلوم شد کہ ازیں آیتہاء کلام اللہ و احادیث رسول اللہؐ ہمہ عالم مسلمان نشوند و از میان ایشان اختلاف دور نشود تا روز قیامت و سنت الہی و قانون از خلقت آدمؑ تا این زمان جاریست بریں اجرا و قول تعالیٰ " قَلِيلٌ مَا يُؤْمِنُونَ وَأَكْثَرُهُمُ الْفَاسِقُونَ وَمَعَ ذٰلِك حق سبحانہ تعالیٰ درحق حبیب خویش فرمود وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ با وجود زبان اشرف الانبیاء وبرہان الاصفیاء محمد ہمہ عالم مسلمان نشدند پس در زمانِ مہدیؑ آخرالزمان تمام عالم چگونہ مسلمان شوند و پیغمبر ما صلی اللہ علیہ وسلم درحق اُمت خویش فرمودند۔ سَتَفْتَرِقُ أُمَّتِي ثَلَاثَةً وَسَبْعُونَ فِرْقَةً كُلُّهُمْ فِي النَّارِ إِلَّا وَاحِدَةً یعنی پیغمبر ما فرمودند کہ از اُمت من ہفتاد وسہ فرقہ شوند ایشان ہمہ درآتش دوزخ روند مگر یک فرقہ در بہشت رود چون آنحضرت از اُمت خود پیدا شدن فرقہ ہائے مذکور بیان فرمودند پس در زمان حضرت مہدیؑ چگونہ مسلمان شوند خوب انصاف کنید کہ مَنْ أَنْصَفَ رَحِمَ اللّٰہ نبیؑ فرمودہ اند بعد ازان قاضی سوال کرد کہ امام مہدی وحضرت عیسیٰ در یک زمان پیدا شوند و یکی بدیگری اقتدا خواہند کرد وہنوز این چنین نشدہ است و شما کہ امام مہدی را آمد وگذشت می گویند بچہ دلیل مدعا ثابت کردند۔

S11 - 119

میاں شیخ ابراہیم نے یہ آیت کریمہ پڑھی " اگر تیرا رب چاہتا تو سب لوگوں کو ایک ہی گروہ کر دیتا۔ اور وہ ہمیشہ اختلاف کرتے رہیں گے سوائے اس کے جس پر تیرا رب رحم کرے۔ اور اسی کے لئے اس نے انہیں پیدا کیا ہے اور تیرے رب کی بات پوری ہوگی۔ میں دوزخ کو جنوں اور انسانوں سب سے بھر دوں گا۔" (پ ۱۲ ۔ ۱۰)

۲۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا " اور ہم نے ان کے درمیان قیامت کے دن تک دشمنی اور بغض ڈال دیا ہے"۔ تفسیر مدارک میں اس آیت کے تحت یہ لکھا ہے کہ وہ لوگ ہمیشہ، ہمیشہ اختلاف میں رہیں گے اور ان کے دل منتفرق رہیں گے نہ ان میں کبھی اتفاق ہوگا نہ ایک دوسرے کی مدد کریں گے۔

۳۔ آیت " کافر اس کے بارے میں ہمیشہ شک ہی میں رہیں گے یہاں تک کہ وہ گھڑی ان پر اچانک آجائے یا ان پر تباہ کرنے والے دن کا عذاب آجائے۔ (پ ۱۷ ۔ ر ۱۳)

S22 - 55

حدیث۔ " میری امت میں ایک جماعت ہمیشہ حق کے مقابلے پر جنگ کرتی رہے گی اور وہ قیامت تک اپنے دشمنوں پر غالب رہے گی۔" (صحیح مسلم)

پس معلوم ہوا کلام اللہ کی ان آیتوں اور احادیث رسول ؐ سے کہ دنیا کے تمام لوگ مسلمان نہ ہوں گے اور ان کے درمیان کا اختلاف دور نہ ہوگا، قیامت تک، اللہ کی سنت اور قانون آدم علیہ السلام کی پیدائش سے اس زمانے تک اسی طرح جاری ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ " بہت کم ایمان لاتے ہیں اور اکثریت فاسقوں کی ہوگی"۔ اسی کے ساتھ حق سبحانہٗ تعالیٰ نے اپنے حبیب کے حق میں ارشاد فرمایا ہے۔ " ہم نے آپ کو صرف رحمۃ للعالمین بنا کر بھیجا ہے"۔ اشرف الانبیاء و برہان الاصفیاء حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان (مبارک) سے دین پہنچنے کے بعد بھی دنیا کے تمام لوگ مسلمان نہ ہوئے۔ پس (حضرت) مہدی آخر الزماں کے دور میں دنیا کے تمام لوگ کس طرح مسلمان ہوں گے۔؟ ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کے حق میں فرمایا ہے کہ " میری امت میں ۷۳ فرقے ہو جائیں گے اور سوائے ایک کے سب دوزخ میں جائیں گے"۔ جب آنحضرت صلعم نے اپنی امت میں ان فرقوں کے پیدا ہونے کو بیان فرمایا ہے تو حضرت مہدی ؑ کے زمانے میں (تمام دنیا والے) مسلمان کس طرح ہو جائیں گے۔ آپ اچھی طرح انصاف کریں۔ " جو انصاف کرتا ہے اس پر اللہ رحم فرماتا ہے" (یہ بات) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی ہے۔

اس کے بعد قاضی نے سوال کیا:۔

" امام مہدی و حضرت عیسیٰ ایک زمانے میں پیدا ہوں گے اور ایک دوسرے کی اقتداء کریں گے۔ اب تک ایسا نہیں ہوا۔ اور تم امام مہدی آئے اور گئے کہتے ہو۔ کس دلیل سے اپنا دعویٰ ثابت کرتے ہو۔؟ "

میاں شیخ ابراہیمؒ در جواب گفتند کہ بدلیل احادیث پیغمبر ما و بقول ملا تفتازانیؒ مدعاء ما ثابت است کہ در یک زمان مہدی و عیسیٰ جمع نشوند۔

قاضی گفت۔

آن حدیث و قول بخوانید۔ میاں مذکور خواندند۔ قال علیہ السلام کَیفَ تَہلِکُ اُمّتی اَنا فِی اَوَّلِہَا وَعیسیٰ فی آخرِہَا وَالمَہدِیُّ مِن اَہلِ بیتی وَسطِہا۔ و در اجتماع دو خلیفہ فرمودہ اند" قال علیہ السلام اِذا بُویِعَ الخَلِیفَتَانِ فَاقتُلُوا الآخرَ مِنہُما۔ قاضی پرسید این حدیث در کدام کتاب است میاں شیخ ابراہیمؒ گفتند در مشکوٰۃ است۔ پس قاضی درکتاب جستن گرفت۔ میاں مذکور خود ہر دو حدیث از کتاب بر آوردہ خواندند۔ باز قاضی گفت آن قول کدام است۔ میاں مذکور قول خواندند "فما یُقالُ اَنَّ عیسیٰ یَقتَدِی بِالمَہدِی اَو بِالعَکسِ شَیئٌ لا مُستَنَدَ لہٗ وَلا یَنبَغِی اَن یُعوَّلَ علیہ قاضی گفت این قول در کدام کتاب است و مُصَنِّفش کدام میاں مذکور گفتند در شرح مقاصد و نام مُصَنِّف شیخ سعدالدین التفتازانی است۔ باز قاضی سوال کرد کہ مہدی در مدینہ پیدا خواہد شد و این مہدی در ہند پیدا شدہ پس شما بچہ دلیل مہدی آخرالزمان ثابت کردہ اند۔ میاں شیخ ابراہیم گفتند۔ باین دلیل کہ لفظ مدینہ در لغت عربی مطلق افتادہ است مقید کردن ناجواز راست کقولہ تعالیٰ وَجَاءَ مِن اَقصَا المَدِینَۃِ رَجُلٌ یَسعیٰ" قاضی پرسید آن مدینۃ کدام است و آن رجل راچہ نام و در آن زمان کدام پیغمبر بود۔ میاں مذکور گفتند "نام مدینہ شہر انطاکیہ و زمان حضرت عیسیٰ بود نام آن رجل حبیب نجار بود۔ پس معلوم شد بآیت کریمہ کہ لفظ مدینہ مطلق برائے شہر است۔ قاضی پرسید جون پور در ہند است و مہدی آخرالزمان در عرب پیدا شدنی است۔ میاں مذکور گفتند در حدیث آمدہ است کہ مہدی در ہند پیدا خواہد شد

میاں شیخ ابراہیمؒ نے جواب میں فرمایا۔" اپنے پیغمبر صلعم کی حدیثوں اور مُلا تفتازانی کے قول سے ہمارا دعویٰ ثابت ہے کہ ایک ہی زمانے میں مہدی اور عیسیٰ جمع نہ ہوں گے۔

قاضی نے کہا "وہ حدیث اور قول پڑھئے۔"

میاںؒ مذکور نے حدیث پڑھی۔ آنحضرت صلعم نے فرمایا۔"وہ کیسے ہلاک ہوگی میری اُمت کہ اُس کے آغاز میں مَیں ہوں اور اس کے آخر میں عیسیٰؑ ہیں اور میرے اہلِ بیت سے مہدی اُس کے درمیاں ہیں" (مشکوٰۃ)

دو خلیفوں کے جمع ہونے کے سلسلے میں فرمایا۔"جب دو خلیفوں سے یک وقت بیعت کی جائے تو ان میں سے دوسرے کو قتل کرو۔"

قاضی نے پوچھا۔"یہ حدیث کس کتاب میں ہے؟

میاں شیخ ابراہیمؒ نے کہا "مشکوٰۃ میں ہے۔" پس قاضی کتاب میں ڈھونڈنے لگا۔ میاںؒ مذکور نے خود دونوں حدیثوں کو کتاب سے نکال کر پڑھ دیا۔ پھر قاضی نے کہا "وہ قول کونسا ہے؟" میاںؒ مذکور نے قول سُنایا۔

"یہ جو کہا جاتا ہے کہ عیسیٰ مہدی کی اقتداء کریں گے ایک بے سند بات ہے پس اس پر اعتماد نہ کرنا چاہئے۔"

قاضی نے کہا"یہ قول کس کتاب میں ہے۔؟ اور اس کا مصنف کون ہے"؟

میاںؒ مذکور نے کہا۔ (کتاب) شرح مقاصد میں ہے اور مُصنف کا نام سعد الدین تفتازانی ہے"۔ پھر قاضی نے سوال کیا۔

مہدی تو مدینہ میں پیدا ہوں گے اور یہ مہدی ہندستان میں پیدا ہوئے ہیں پس کس دلیل سے آپ نے (ان کو) مہدی آخرالزماں ثابت کیا ہے۔؟

میاں شیخ ابراہیمؒ نے کہا"اِس دلیل سے کہ لفظ مدینہ عربی زبان میں مطلق واقع ہوا ہے۔ اُسے مُقید کرنا جائز نہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔" اور شہر کے پرلے سرے سے ایک آدمی دوڑتا ہوا آیا"

قاضی نے پوچھا۔"وہ کونسا شہر ہے؟ اور اس شخص کا نام کیا ہے؟ (وہ) کس پیغمبر کے زمانے میں (موجود) تھا۔؟"

میاںؒ مذکور نے کہا۔ شہر کا نام انتاکیہ ہے۔ وہ زمانہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا تھا اس آدمی کا نام حبیب بخارا تھا۔ پس آیۃ کریمہ سے معلوم ہوا کہ لفظ مدینہ مطلق شہر کے لئے (استعمال ہوا) ہے۔

قاضی نے پوچھا۔"جون پور تو ہند میں ہے اور مہدی آخرالزماں کو عرب میں پیدا ہونا ہے؟

میاںؒ مذکور نے کہا۔"حدیث میں آیا ہے کہ مہدی ہندوستان میں پیدا ہوگا۔"

Scanned with Cam

قاضی گفت ۔

آن حدیث بخوانید ۔ میان شیخ ابراہیمؒ این حدیث خواندند ۔ "یخرج مہدی من ولد حسینؓ ابن علی کرم اللہ وجہہ و مولودہ بکابل أو ھند ثم یقصد إلی مکۃ فیجاوز عن مکتہ الخ۔

قاضی گفت ۔ آنجا چہ دعوت کردند وکسی قبول کردہ است ۔ میان مذکور گفتند کہ مہدی موعودؑ بکعبۃ اللہ رفتند و بر منبر سوار شدہ بمہدیت خویش دعوت اظہار کردند ۔ و این حدیث خواندند ومن اتبعنی فھو مؤمن" بعدہ اول بیعت از آنحضرتؑ میان شاہ نظام بادشاہ جائس کردہ گفتند "آمنا وصدقنا" بعدہ قاضی علاء الدین بیدری با حضرت امامؑ بیعت کردہ "آمنا وصدقنا" گفتند بعدہ قاضی گفت ۔ بیعت دو کس دلیل بر مہدیت ثابت نمی شود ۔ میان مذکور فرمودند ۔ مرید ہائے حضرت امامؑ بسیار بودند ہمیشہ ایشان نیز بیعت از آنحضرتؑ کردند ۔ در شرع محمدی بر دو گواہ معتبر دعوی ثابت می شود ۔ از ان بیعت ایشان ذکر کردم کہ آن ہر دو بسیار معتبر اند کہ بادشاہ شہر جائس و دوم قاضی شہر بیدر بودند ۔ گواہی این ہر دو کس در شرع دلیل ثابت است بگواہی ایشان مہدیت حضرت امام علیہ السلام ثابت می شود ۔ قاضی گفت حدیث کہ شما خواندند در کدام کتاب است ۔ میان شیخ ابراہیم گفتند در کتاب عقد الدرر ۔ وقال علیؓ فی انشائہ کما ذکر الشیخ محی الدین ابن عربیؒ فی الفتوحات المکی ۔ و ھو ھذا ۔ شعر ۔

ألا إن ختم الاولیاء شہید + وعین إمام العارفین فقید ۔ وھو
السید المہدی من آل أحمد + ھو الصارم الہندی حین یبید + ھو الشمس
یجلو کل غیم وظلمۃ + ھو الوابل الوسمی حین یجود ۔

پس میان مذکور گفتند کہ از حدیث نبوی و قول علیؓ معلوم گردید کہ مہدی در ہند پیدا شود و ما ہمین مہدیؑ را قبول کردیم کہ مجیئ در زمانہ مخصوص ثابت است ۔ پس میان شیخ ابراہیمؒ قاضی را پرسیدند کہ نزد شما کتاب شعب الایمان ہست ۔

Scanned with Cam

قاضی نے کہا۔ "اس حدیث کو پڑھیے"

میاں شیخ ابراہیمؒ نے یہ حدیث پڑھی۔ "مہدی حسینؓ بن علی کرم اللہ وجہہٗ کی اولاد سے نکلیں گے ان کی ولادت کابل یا ہندستان میں ہوگی پھر مکہ کا قصد کریں گے پس مکّہ سے آگے بڑھ جائیں گے

قاضی نے کہا۔ "وہاں (انہوں نے) کیا دعوت کی اور کس نے قبول کیا؟

میاںؒ مذکور نے کہا" (حضرت) مہدی موعودؑ کعبۃ اللہ کو گئے اور منبر پر سوار ہوکر اپنی مہدیت کی دعوت ظاہر کی اور حدیث پڑھی۔"

"جس نے میری اتباع کی وہی مومن ہے"

اس کے بعد میاں شاہ نظام بادشاہ جائس نے (سب سے) پہلے حضرتؑ کی بیعت کی اور کہا۔ آمنّا وصدّقنا (ہم ایمان لائے اور ہم نے تصدیق کی) ان کے بعد قاضی علاء الدینؒ بیدری نے حضرت امام (علیہ السلام) سے بیعت کر کے کہا۔ آمنّا وصدّقنا۔

اس کے بعد قاضی نے کہا" دو آدمیوں کی بیعت سے مہدیت کی دلیل ثابت نہیں ہوسکتی۔

میاں مذکور نے فرمایا۔ کہ حضرت امام (علیہ السلام) کے مُرید بہت تھے۔ اُن سب نے بھی آنحضرتؑ کی بیعت کی تھی اور شریعت محمدیؐ میں دو معتبر گواہوں سے دعویٰ ثابت ہوجاتا ہے۔ ان (حضرات) کی بیعت کا ذکر میں نے اس لئے کیا کہ وہ ہر دو بے حد معتبر ہیں اُن میں سے ایک تو شہر جائس کے بادشاہ اور دوسرے بیدر کے قاضی تھے ان دونوں کی گواہی شریعت میں دلیلِ ثابت ہے ان کی گواہی سے حضرت امام علیہ السلام کی مہدیت ثابت ہوتی ہے۔"

قاضی نے کہا۔ "جو حدیث تم نے پڑھی تھی وہ کس کتاب میں ہے۔

میاں شیخ ابراہیمؒ نے فرمایا (کتاب) عقد الدرر میں ہے۔ اور حضرت علیؓ نے اشعار میں فرمایا ہے۔ جیسا کہ الشیخ محی الدین ابن عربی نے فتوحات مکیہ میں ذکر کیا ہے۔

آگاہ ہوجاؤ خاتم الاولیاء موجود ہونگے	امام العارفین کی ذات فقید المثال ہوگی
وہ سید مہدی آل احمد سے ہے	وہ ہندی تلوار ہے جبکہ ظاہر ہو
وہ آفتاب ہے جو ہر بادل اور تاریکی کو دور کردیگا	وہ موسم بہار کی بارش ہے جو خوب برسے گی

پس میاں مذکور نے کہا۔ حدیث نبوی اور قول (حضرت) علیؓ سے معلوم ہوا کہ مہدی ہندستان میں پیدا ہوں گے۔ اور ہم نے اسی مہدی کو قبول کیا ہے کہ ان کی تشریف آوری اسی خاص زمانے میں ثابت ہو چکی ہے۔

پس میاں شیخ ابراہیم نے قاضی سے دریافت کیا۔ "آپ کے پاس کتاب شعب الایمان ہے؟"

Scanned with Cam

"قاضی گفت" چرا شعب الایمان می پرسید میان مذکور گفتند که درآن بیر الفا[ظ]
علماء اہل سنت و جماعت بزمان ظہور حضرت مہدی علیہ السلام توقف فرمود[ه]
اند و شرط امام مہدی و ظہور امام مہدی آخرالزمان را به تثبیت ال[...]
داشته ـ قاضی گفت آن قول کدام است بخوانید ـ میان
مذکور این قول خواندند ـ وَاخْتَلَفَ النَّاسُ فِیْ أَمْرِ
الْمَهْدِیْ فَتَوَقَّفَ جَمَاعَةٌ وَقَالُوْا اَلْعِلْمُ اِلٰی عَالِمِهٖ
وَاعْتَقَدَ وَاَنَّهٗ وَاحِدٌ مِنْ أَوْلَادِ فَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُوْلِ الله
يَخْلُقُهُ اللهُ مَتٰى شَاءَ وَيَبْعَثُهٗ نُصْرَةً لِدِیْنِهٖ"
قاضی گفت این قول کدام است میان شیخ ابراہیمؒ گفتند که این قول
علماء اہل سنت وجماعت است وامام بیہقی علیہ الرحمہ درکتاب شعب الایمان
آورده است ـ پس قاضی گفت این کتاب درکتب خانہ ما نیست میان
مذکور گفتند از کتب خانہ بادشاه بطلبید و به بینید
اگر این قول درکتاب باشد مرا راست دارید را لانہ
حدیث "الکذّابُ لا امتی یرمن لازم می آید"
قاضی بدل دانست که راست می گویند پس ازان اغماض
کرده گفت که اکنون شام شده است و یا و سوال کرد که در حدیث وارد است
که کناره دریا قلعه است قسطنطنیه که مہدی تکبیر گفته فتح بکند
و مہدی شما قلعه مذکور فتح نکرده اند میان مذکور فرمودند ـ نکرده اند چراکه
درین حدیث اختلاف افتاده است ـ قاضی گفت چه اختلاف است
میان گفتند آن قلعه را فتح کننده بتکبیر شخصی از بنی اسرائیل است
و این مہدی از بنی اسماعیل ہستند ـ در اثناء حال مکّی از علماء
گفت که مہدی بنی حسین رض است پس این قول به بنی اسماعیل مثبت
گشت ـ قاضی گفت من در کتابی دیده ام که مہدی بنی عباس
است میان شیخ ابراہیم گفتند که علماء اہل سنت و جماعت
مہدی را بنی حسین ثابت کرده اند قاضی گفت که اول مہدی شمارا تحقیق کرده آینده من بعد بحث کرده آید

قاضی نے کہا۔ "شعب الایمان کو کیوں پوچھتے ہو"۔
میاں مذکور نے کہا۔ " اُس (کتاب) میں علماءِ اہلِ سنت وجماعت نے بالاتفاق مہدی کے زمانۂ ظہور کے بارے میں توقف فرمایا ہے۔ اور شرط امام مہدی اور ظہور امام مہدی آخرالزماں کو اللہ تعالیٰ کی مشیت کے حوالے کیا ہے۔
قاضی نے کہا:۔ "وہ کونسا قول ہے۔ پڑھ ڈالئے۔ ؟" میاںؒ مذکور نے یہ قول پڑھا۔

" لوگوں نے مہدی کے بارے میں اختلاف کیا (تب) اہلِ علم کی ایک جماعت نے توقف اختیار کیا اور اس معاملے کو اس کے جاننے والے (= خدا) کے حوالے کر دیا اور (صرف) اتنا ہی اعتقاد رکھا کہ وہؑ بی بی فاطمہؓ بنتِ رسول اللہؐ کی اولاد سے ہوں گے۔ اور اللہ تعالیٰ جب چاہے گا ان کی تخلیق فرمائے گا اور اپنے دین کی نصرت کے لئے مبعوث کرے گا۔

قاضی نے کہا۔ " یہ بات کس نے کہی ہے ؟" میاں شیخ ابراہیم نے فرمایا۔ " یہ (قول) علمائے اہلِ سنت وجماعت کا ہے۔ اور امام بیہقی علیہ الرحمہ کتاب شعب الایمان میں لائے ہیں۔
پس قاضی نے کہا۔ " یہ کتاب ہمارے کتب خانے میں نہیں ہے۔" میاں مذکور نے کہا " بادشاہ کے کتب خانے سے طلب کیجئے اور دیکھ لیجئے اگر یہ قول (اُس) کتاب میں ہو تو مجھے سچّا جانئے ورنہ حدیث کا یہ حکم مجھ پر عائد ہوگا کہ " جھوٹا میرا امتی نہیں ہے "۔
قاضی دل سے جانتا تھا کہ یہ سچ کہہ رہے ہیں پس اس بات سے انجان ہو کر کہا۔ اب تو شام ہوگئی (لیکن) پھر سوال کیا۔

حدیث میں ہے کہ دریا کے کنارے قسطنطنیہ کا قلعہ ہے۔ مہدی اس کو اللہ اکبر کہہ کر فتح کرے گا ؛ تمہارے مہدی نے اُس قلعہ کو فتح نہیں کیا ـــــــ ؟

میاں" مذکور نے فرمایا۔" نہیں کیا ہے کیونکہ اس حدیث میں اختلاف واقع ہوا ہے۔!؟"
قاضی نے کہا ـــــ " کیا اختلاف۔ ؟" میاںؒ نے کہا۔

" اس قلعہ کو تکبیر سے فتح کرنے والا شخص بنی اسرائیل سے ہے یہ مہدی بنی اسرائیل سے نہیں ہیں"
اسی دوران ایک عالم نے کہا کہ مہدی اولاد حسینؓ سے ہے۔ پس یہ قول بنی اسماعیل کے تعلق سے ثابت ہوگیا
قاضی نے کہا۔ " میں نے ایک کتاب میں دیکھا ہے کہ مہدی بنی عباس سے ہوگا!"
میاں شیخ ابراہیمؒ نے کہا " علمائے اہلِ سنت وجماعت مہدی کو (اولاد) حسینؓ سے ثابت کر چکے ہیں۔!"
قاضی نے کہا:۔ " پہلے تمہارے مہدی کی تحقیق کر کے اس کے بعد بحث کی جائے۔

ر میان گفتند که بواسطۂ این اختلاف از بزرگان ما یکی میان شیخ علائیؒ رح که پیر شیر شاه وسلیم شاه بادشاه بودند اوشان در کتب متقدمین اہل سنت وجماعت ظہور حضرت امام مہدی علیہ السلام موافق آیت ہائے قرآن وحدیث ہائے رسول علیہ السلام وبا قوال اجماع امت مرحومہ تحقیق کرده تصدیق این مہدیؑ کردند آمنّا وصدّقنا بر مہدیت ہمین مہدیؑ گفتند و ما ہمہ مصدقان ومہدویان بر اخلاق ہائے میرانؑ سید محمد مہدیؑ موعود موافق جمیع اخلاق محمّدی خاتم الرُّسل والانبیاء بود. علی کُلِّ حالٍ کما یُطابِق النعل بالنعل والقذة بالقذه باشد واتفاق وقرار مصدقان انبیاء علیہم السلام وولایۃ رضوان اللہ علیہم اجمعین بر خدا وتد این اخلاق ہائے مذکوره صادق است که صاحب این اخلاق ہا ہرگز مفتری عَلَی اللہ نباشد واز صاحب این اخلاق ہا ہرگز کذب وبہتان ودروغ صادر نشود زیرا که در اثبات نبوت انبیاء بکلام فقہاء افتاده که ماثبت باقوال الصادق صدق دگر کسے اہل انصاف منصف وطالب بطلب صدق شرف امام آخرالزمان وشرف اشرف الانبیاء محمد مصطفیٰ صادق کردن ویقین داشتن خواہد او را واجب است که در کشف الحقائق که تصنیف امام محمد نسفی است در تحت آیۃ کریمہ "لَمَّا یَلْحَقُوا بِہِمْ" باید دید که ہر دو محمدین را سوا ذکر کرده است در صورت وسیرت ذات امام آخرالزمان یعنے ذاتہٗ کذات النبیؐ وعِلْمُہٗ کَعِلْمِ النبی وحزبُہٗ کحزبِ النبیؐ وصَبْرُہٗ کَصَبْرِ النبی وتوکلہٗ کتوکل النبیؐ فی کلِ حالٍ سَوائٌ لہٗ در صورت ومعنی گفتہ است۔ وشیخ محمد عربی در فتوحات مکی بجہ صفت ہائے حمیده وباخلاق ہائے کریمہ حضرت امام مہدی آخرالزمان را موصوف کرده است وبیان تفصیل ولایت خاص محمد مصطفیٰؐ فرموده است باید دید تا بمراد اصلی خود برسد انشاء اللہ تعالیٰ۔ میان شیخ ابراہیمؒ پیش قاضی کتابے دیده پرسید که چہ کتاب است او گفت۔ "مشکلات"

Scanned with Cam

میاںؒ نے کہا " اسی اختلاف کی وجہ سے ہمارے بزرگوں میں سے ایک میاں شیخ علائیؒ نے جو شیر شاہ اور سلیم شاہ کے مرشد تھے۔ انہوں نے متقدمین اہلِ سنت جماعت کی کتابوں سے حضرت امام مہدی علیہ السلام کے ظہور کو آیات قرآن، احادیث رسول علیہ السلام اور آئمہ مرحومہ کے اجماع کے اقوال کے ذریعہ تحقیق کرکے اس مہدیؑ کی تصدیق کی۔ اسی مہدیؑ کی مہدیت پر آمنّا وصدّقنا کہا ہم سب مہدی مصدقین حضرت میراں سید محمد مہدیؑ موعود آخرالزماں خلیفۃ اللہ و خلیفۂ محمد رسول اللہ کے اخلاق محمود کی تصدیق کرکے آمنّا وصدّقنا کہتے ہیں کیونکہ (حضرت) میراں سید محمد مہدی موعود کے تمام اخلاق (حضرت) خاتم المرسلؐ والانبیاء کے جمیع اخلاق کے مانند تھے۔ (حضرات) انبیاءؑ اور اولیاء کے مصدقوں کا اتفاق وقرار اس بات پر ہے کہ ایسے اخلاق سے موصوف ہستی ہرگز خدا تعالیٰ پر افتراء کرنے والی نہیں ہو سکتی۔ اور ایسے اخلاق والے سے ہرگز جھوٹ، بہتان، خلاف بیانی صادر نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ انبیاءؑ کی نبوت کے ثبوت میں فقہاء کے کلام میں یہ (اصول) واقع ہوا ہے کہ " سچے (آدمی) سے سچ ہی ظاہر ہوتا ہے۔" اگر انصاف کرنے والوں میں سے کوئی منصف اور سچا طالب سچی طلب کے ساتھ امام آخرالزماں کے شرف اور اشرف الانبیاء محمد مصطفیٰ کے شرف (کی) تحقیق کرنا اور یقین پیدا کرنا چاہے تو اس کے لئے لازم وواجب ہے کہ کتاب کشف الحقائق مصنفہ امام محمد نسفی میں آیت کریمہ " کما یلحقوا بہم " کے تحت دیکھے کہ ہر دو محمدین کا ذکر مساویانہ (طور پر) کیا ہے کہ امام آخرالزماں کی ذات صورت و سیرت میں (آنحضرتؐ کے جیسی ہوگی) یعنے " ان کی ذات نبیؐ کی ذات کی طرح ان کا علم نبیؐ کے علم کی طرح ان کی جماعت نبیؐ کی جماعت کے مانند، ان کا صبر نبیؐ کے صبر جیسا ان کا توکل نبیؐ کے توکل جیسا تمام احوال میں نبی کے جیسے ہوں گے۔ ظاہر و باطن میں اس طرح مساوی بیان کیا ہے۔

ایضاً شیخ محی الدین ابن عربی نے فتوحات مکی میں کن قابل تعریف صفات واخلاق کریمہ سے حضرت امام مہدی آخرالزماں کو موصوف کیا ہے اور ولایت خاص محمدؐ کا تفصیلی بیان کیا ہے دیکھنا چاہئے تاکہ اپنی حقیقی مراد کو پہونچے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

میاں شیخ ابراہیمؒ نے قاضی کے سامنے ایک کتاب دیکھکر پوچھا۔ (یہ) کیا کتاب ہے۔ ؟ اس نے کہا " مشکلات " ہے۔

میاں مذکور نے کہا۔ اس کتاب میں (بھی) مہدی علیہ السلام کا ذکر کیا گیا ہے۔ (اس طرح کہ) (حضرت) علیؓ نے کہا کہ میں نے (آنحضرتؐ) سے پوچھا " یا رسول اللہ کیا مہدی ہم میں سے ہوں گے یا ہمارے غیروں سے (حضرت) رسول اللہؐ نے فرمایا۔ " بلکہ ہم میں سے ہوں گے اللہ تعالیٰ اُن پر دین کو ختم کرے گا جس طرح ہم

سلہ جلد سوم گلشن ہشتم چمن چہارم تاریخ سلیمانی

Scanned with Cam

است ۔ میاں مذکور گفتند کہ درین کتاب ذکر مہدی علیہ السلام شدہ است "قال علیؓ یا رسول اللہ ۔ اَمِنّا المہدی اَم من غیرنا ۔ فقالَ رسول اللہ ۔ بَل مِنّا یَختِمُ اللہُ تعالیٰ الدِّینَ کَمَا فَتَحَ بِنا" ۔ اَخرجہٗ جَماعۃٌ مِنَ الحُفّاظِ فی کُتُبِہِم مِنہُم ابوالقاسم الطبرانی وابو نعیم الاصفہانی و عبدالرحمان بن حاتم وغیرہم فی کتبہم ۔ پس قاضی گفت آنچہ شما گفتند ہم چنیں درین کتاب دیدہ ام او باز گفت کہ شما دلیل ہا وحدیث ہا یاد کردہ اند و مارا یاد نیست ۔ میاں مذکور گفتند ۔ آرے آنچہ کہ دلائل ضروری اند آنہا را یاد کردہ ام کہ آن برمالا بدشدہ است چراکہ تصدیق حضرت امام علیہ السلام برانام فرض است کہ ذات اُو واجب التصدیق است زیرا کہ او موعود خدا تعالیٰ است و موعود خدا آنرا گویند کہ خدا تعالیٰ بہ محبی وے دعوۃ کردہ باشد درکتاب خویش یا بزبان پیغمبر خویش ۔ و اُو فرمودہ است "اُمرتُ بالہدیۃ بامر اللہ تعالیٰ مع مشاہدہ روح رسول اللہ ۔ و اُو متابعتِ پیغمبر ما کند و رتبہ او فوق الاجتہاد است" ولا یشارکُ فی رُتبتہ اَحدٌ من الناس" علماء فرمودند کہ کسے کہ بجمیع صفات محمدی موصوف و دعوت مہدیت خویشِ بحکم خدا و موافق کتاب خدا تعالیٰ کردہ باشد وکسی کہ حجۃ اللہ کالانبیاء و رسل باشد وکسی کہ موعود خدا و خاتم الولایۃ المقیدۃ محمدی باشد و بنص قرآن ہم درجہ قرآن ہدایۃ و رحمۃ موصوف باشد و مشہور قرآن و بامامت و خلافت بنص قرآن مدلول باشد وکسیکہ بینۃ اللہ و محبوب خدا تعالیٰ بنص کلام اللہ باشد کہ قوم او موعود و منصوص بقرآن باتباع خود صورت و معنی منقاد شدہ باشد این چنین کس باچندین دلائل ودلائل قطعی ثبوت شدہ باشد و بہر دلیلی و حجتی ازان از دلائل ہائے مذکور ذات او واجب التصدیق علی المخلوقین کلہم اجمعین است ۔ مَن فَہِمَ فَہِمَ پس انکار ذات اُو چرا کفر نباشد ۔ چون مصدقان ذات حضرت امامؑ را واجب التصدیق دانستہ بر آن ذات ایمان آوردہ آمنا و صدقنا گفتند و بعد ازین آیات کلام و احادیث رسول اللہ و اَقوال علماء باللہ الذین منقادون و مطیعون لاہل السنۃ والجماعت رضوان اللہ علیہم اجمعین جمع آوردہ بر ثبوت مہدیت امام مہدی آخرالزماں یعنے حضرت میراں سید محمد مہدی موعود علیہ السلام ثابت کردہ اند چنانچہ علماء نبوت نبی را بر ثبوت و دلائل قطعی و یقینی گزرانیدہ ذات اُو را واجب التصدیق ثابت کردند ایمان آوردہ اند و گفتند کہ جمیع مومنین تصدیق امام مہدیؑ لازم واجب بلکہ فرض است چناں کہ حضرت محمد مصطفیٰ خاتم الانبیاء، سردار الاصفیاء در شانِ علماء مذکور فرمودہ اند

سے شروع فرمایا ہے" (حدیث کے) حافظوں کی ایک جماعت نے اپنی کتابوں میں اس حدیث کو بیان کیا ہے اُن میں ابوالقاسم طبرانی ابونعیم الاصفہانی اور عبدالرحمٰن بن ابی حاتم وغیرہ ہیں۔

قاضی نے کہا۔ "جو کچھ تم نے کہا میں نے اس کتاب میں وہی دیکھا ہے" پھر (قاضی نے) کہا "تم دلیلیں اور حدیثیں یاد کر چکے ہو۔ اور ہمیں یاد نہیں ہے"۔ میاں نے کہا۔ "ہاں جو دلیلیں ضروری تھیں انھیں یاد کر چکا ہوں۔ یہ کام ہم پر لازم ہے۔ اس لئے کہ تمام لوگوں پر حضرت امام علیہ السلام کی تصدیق فرض ہے۔ کیونکہ آپ کی ذات واجب التصدیق تھی اس لئے کہ آپؑ خدا کے "موعود" تھے اور موعودِ خدا اس کو کہتے ہیں کہ جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب (قرآن) میں یا اپنے پیغمبرؐ کی زبان سے اس کے مبعوث کرنے کا وعدہ کیا ہو۔

خود حضرت (سید محمد مہدی موعود علیہ السلام) نے فرمایا ہے کہ

"اللہ تعالیٰ کے حکم اور (حضرت) رسول اللہؐ کی روح کے مشاہدہ کے ذریعہ مجھے مہدیت پر مامور کیا گیا اور آپؑ ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کرتے تھے اور آپؑ کا مرتبہ اجتہاد (مجتہدین) سے بڑھا ہوا ہے آپؑ کے مرتبہ میں کوئی شخص بھی شریک نہیں۔ علماء نے فرمایا ہے کہ جو شخص تمام محمدیؐ صفات رکھتا ہو اور اپنی مہدیت کی دعوت خدا کے حکم سے اور خدا تعالیٰ کی کتاب کے موافق (پیش) کر چکا ہو۔ اور جو نبیوں اور رسولوں کی طرح اللہ کی حجت ہو اور جو خدا کا موعود ہو محمدؐ کی ولایت مقیدہ کا خاتم ہو اور قرآنی نص کے مطابق قرآن کے مانند ہدایت اور رحمت رکھنے والا ہو، اور قرآن جس کی گواہی دیتا ہو، امامت وخلافت کے لئے نصِ قرآن کا مدلول ہو اور جو بینۃ اللہ (اللہ کی نشانی) اور خدا کا محبوب کلام اللہ کے نص سے ہو، (یہاں تک کہ) اس کی قوم (بھی) موعود اور منصوص قرآن ہو، اور اپنی اتباع کے (لحاظ سے پیغمبر کا) ظاہری و باطنی (طور پر) تابع ہو چکا ہو ایسا شخص اِن چند جلیل دلیلوں کے ذریعہ ثبوت قطعی پا چکا ہو (پس) مذکورہ دلیلوں میں سے ہر دلیل و حجت سے اس کی ذات تمام مخلوقات پر واجب التصدیق ثابت ہو چکی ہے پس جس نے (اس بات کو) سمجھ لیا، سمجھ لیا۔ اس کی ذات کا انکار کفر کس طرح نہ ہوگا؟ جب حضرت امامؑ کے مصدقوں نے آپؑ کی ذات کو واجب التصدیق جان کر آپؑ پر ایمان لاکر آمنا وصدقنا کہا اس کے بعد کلام اللہ کی آیتوں حضرت رسول اللہ کی حدیثوں اور خدا رسیدہ علماء جو اہل سنت والجماعت رضوان اللہ علیہم اجمعین کے پیرو اور تابع تھے، کے اقوال جمع کر کے امام مہدی آخر الزماں یعنے حضرت میراں سید محمد مہدی موعود علیہ السلام کی مہدیت کو ثابت کر چکے ہیں۔ جس طرح کہ ہمارے نبیؐ کی نبوت کے ثبوت میں دلائل قطعی و یقینی پیش کر کے آپؐ کی ذات کو واجب التصدیق ثابت کر چکے اور ایمان لا چکے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ تمام مومنوں پر امام مہدیؑ کی تصدیق لازم و واجب بلکہ فرض ہے۔ ان ہی علماء کی شان میں حضرت محمد مصطفےٰ خاتم الانبیاء سردار الاصفیاء نے فرمایا ہے

Scanned with Cam

علماء امتی کا نبیاء بنی اسرائیل" مع ذلک بر علامات امام مہدیؑ اختلافات علماء بسیار و تعرضات احادیث بے شمار است بناءً علیہ ارباب اہل دین و سالکان راہ یقین ۔ اذا تعا رضا تسا قطا" فرمودہ اند و شما درین اختلافات ثبوت امامت حضرت امام مہدیؑ و خلافت امامؑ کردن می خواہند و اگر درین محالات و مشکلات کسے گرفتار ہوائے نفس شدہ بمقصو د رسیدن خواہد غیر ممکن و درین باب کقولہٖ تعالیٰ ۔ فَهَدَى اللّٰهُ الَّذِينَ آمَنُوا لِمَا اخْتَلَفُوا فِيهِ مِنَ الْحَقِّ بِإِذْنِهِ وَاللّٰهُ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ إِلَىٰ صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ۔" در تفسیر رحمانی زیر این آیت نوشتہ کہ "بلا دلیلِ نقلی و لا مُعلمِ بشریٍ۔" و بعد ازیں میاں او شما چہ مباحثہ و مناظرہ و ردوبدل است مگر بہتر شما نست کہ بر فرمودۂ خدا تعالیٰ عمل بکنیم ۔ قاضی گفت خدا تعالیٰ چہ فرمودہ است ۔؟ میاں مذکور ۔ این آیت خواندند ۔ قال اللہ تعالیٰ :۔ مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهِ وَمَنْ أَسَاءَ فَعَلَيْهَا وَمَا رَبُّكَ بِظَلَّامٍ لِلْعَبِيدِ ۔ و ایضاً کقولہ تعالیٰ :۔ وَلَا تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ إِلَّا عَلَيْهَا وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَىٰ ثُمَّ إِلَىٰ رَبِّكُمْ مَرْجِعُكُمْ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ فِيهِ تَخْتَلِفُونَ ۔ و ایضاً کقولہ تعالیٰ ۔ تِلْكَ أُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَلَكُمْ مَا كَسَبْتُمْ وَلَا تُسْأَلُونَ عَمَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۔"

وایضاً کقولہ تعالیٰ ۔" وَأُمِرْتُ لِأَعْدِلَ بَيْنَكُمُ اللّٰهُ رَبُّنَا وَرَبُّكُمْ لَنَا أَعْمَالُنَا وَلَكُمْ أَعْمَالُكُمْ لَا حُجَّةَ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمُ اللّٰهُ يَجْمَعُ بَيْنَنَا وَإِلَيْهِ الْمَصِيرُ یعنے فرمودہ است ہر آئینہ عدل بکنید پس ازیں معلوم می شود کہ برائے ما

کہ میری اُمت کے علماء بنی اسرائیل کے نبیوں کے مانند ہیں۔

ان سب باتوں کے باوجود امام مہدیؑ کی علامات کے سلسلے میں علماء میں بہت سے اختلافات اور حدیثوں میں بے شمار تعرضات ہیں۔ اسی وجہ سے ارباب اہل دین وسالکان راہ یقین نے (اُصول) "اِذَا تَعَارَضَا تَسَاقَطَا" بیان فرمایا ہے۔ آپ اِن اختلافات میں حضرت امام مہدیؑ کی امامت وخلافت کا ثبوت کرنا چاہیں اور اگر ان محالات ومشکلات میں کوئی شخص جو خواہش نفس میں گرفتار ہو چکا ہو، اپنے مقصود کو پہونچنا چاہے گا تو غیر ممکن ہے۔ اس سلسلے میں ایک آیت ہے۔

"پس اللہ نے ایمان والوں کو اس سچی بات کی جس میں وہ اختلاف کر رہے تھے، اپنے حکم سے ہدایت کی ہے اور اللہ جسے چاہتا ہے سیدھے راستے کی طرف ہدایت کرتا ہے۔ پ۲ ر۱۰

تفسیر رحمانی میں اس آیت کے تحت لکھا ہے کہ دلیل نقلی اور معلم بشری کے بغیر (اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو راہ حق دکھادی) اس کے بعد ہمارے آپ کے درمیان کیا مباحثہ ومناظرہ ورد وبدل ہو سکتا ہے مگر بہتر یہی ہے کہ خدا کے حکم پر عمل کریں۔"

قاضی نے کہا۔ "خدا تعالیٰ نے کیا فرمایا ہے۔؟"

میاں مذکور نے یہ آیت پڑھی۔

۱۔ جس نے نیک کام کیا، اپنے لئے ہے جس نے بُرا کیا تو اس کی بُرائی اسی پر ہے۔ اور تیرا رب بندوں پر ظلم نہیں کرتا۔" (پ ۲۴، ر۲۰)

۲۔ جو شخص بُرا کام کرے گا اس کا وبال اسی پر ہے۔ کوئی شخص کسی کا بوجھ نہ اُٹھائے گا پھر تمہیں اپنے رب کی طرف لوٹنا ہے۔ پھر وہ تمہیں جتائے گا جس میں تم اختلاف کرتے تھے۔ (پ ۸ نصف ر۷)

۳۔ وہ ایک جماعت تھی جو گزر گئی، ان کے لئے ہے جو انہوں نے کمایا اور تمہارے لئے ہے جو تم نے کمایا۔ تم سے ان کے کام کی پوچھ نہیں ہوگی۔ (پ۱ ۔ ر۱۶)

۴۔ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ تمہارے درمیان انصاف کروں۔ اللہ ہمارا رب اور تمہارا رب ہے ہمارے لئے ہمارے عمل ہیں، اور تمہارے لئے تمہارے عمل ہمارے اور تمہارے درمیان کچھ جھگڑا نہیں۔ اللہ ہم سب کو جمع کرے گا اور اسی کی طرف پھر آنا ہے۔

(پ ۲۵ ۔ ر۳)

یعنے فرمایا گیا ہے کہ ہر حالت میں انصاف کرو اسی سے معلوم ہوتا ہے کہ ہمارے (عقیدے کے) لئے

شمارا خدائے تعالیٰ نہ پرسد برائے شما مارا نہ پُرسد۔ ہرکہ عمل نیک کُند او را
جزا دہد و ہرکہ عمل بد کُند او را سزا دہد و بدانید کہ روز قیامت
خدائے تعالیٰ ہمہ را پُرسیدن حاجت نیست۔ قاضی گفت مرا می باید کہ ہر
یکی را تحقیق کنم۔ پس شیخ اعظم پسر میاں مذکور گفتند۔ اے
قاضی چندین قومہا کہ در لشکر بادشاہ اند یعنے سوائے
ہفتاد و دو ملت یہودیاں و نصرانیاں و مجوسیاں و مشرکان
شما کدام قوم را می پُرسید۔ اَمّا آنکہ خارجیاں اند
سخن خارجیاں نہ گویند و آنکہ صادقان اند سخن صادقان گویند
بموافق قرآن ہر یکی را پرسیدن و تحقیق کردن بہ شما چہ ثمرہ
بدست آید و مقرر است ہر عمل کہ پدر کُند پدر می یابد ہر عمل
کہ پسر می کُند پسر می یابد۔ قاضی گفت نیکی ہائے پدر پسر
را دادہ نمی شود و نیکی ہائے پسر پدر را دادہ می شود۔ مذکورین
گفتند معلوم شد کسیکہ نماز نکند و روزہ ندارد و شراب بخورد و زنا کُند پسر وے را
عذاب کردہ شود یا پسر کسیکہ عمل بد کند شاید کہ پدر او بعذاب گرفتار شود۔ قاضی
گفت۔ گرفتہ نشود و شیخ اعظم گفتند چوں بواسطہ بدی کس گرفتار نہ شود ہم بدین
مثال نیکی وے بکسی دادہ نشود و این ہر دو سخن خلاف کلام ربانی است قاضی گفت۔ آیت بخوانید
شیخ اعظم این آیت خواندند کقولہ تعالیٰ۔ یا ایہا الناس اتقوا ربکم واخشوا یوماً
لَا يَجْزِىْ وَالِدٌ عَنْ وَّلَدِهٖ وَلَا مَوْلُوْدٌ هُوَ جَازٍ عَنْ وَّالِدِهٖ شَيْـًٔا۔ اِنَّ
وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَلَا يَغُرَّنَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ
اے آدمیاں بترسید خدائے خود را ازآں روز کہ جزا دادہ نشود پدر را از پسر و پسر را از پدر
چیزیرا بدرستی کہ وعدۂ خدا حق است۔ الآخر۔ قاضی گفت کہ شما بر فرمودہ خدا و رسول
بموافقت شرع محمدی علیہ السلام عمل می نمائید و اعتقاد درست می دارید شیخ اعظم گفتند۔
آرے ما عقیدہ ہا درست می داریم بریگانگی خدا تعالیٰ و برسالت پیغمبر و بر فرمودہ خدا و رسول ﷺ
بموافقت شرع محمد مصطفیٰ ﷺ عمل می نمائیم چنانچہ حق سبحانہ تعالیٰ در کلام خویش خبر می دہد۔
" قُلْ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ

Scanned with Cam

خدا تم سے نہ پوچھے گا۔ اور تمہارے لئے ہم سے نہ پوچھے گا جو نیک عمل کرے گا۔ اس کو اللہ اچھا معاوضہ دے گا۔ جو بُرا عمل کرے گا۔ اس کو سزا دے گا۔ واضح ہو کہ قیامت کے دن سب سے پوچھنے کی خدا کو ضرورت نہیں ہے۔

قاضی نے کہا۔ "میرا فرض ہے کہ ہر ایک کی تحقیق کروں"

پس میاں رح کے فرزند شیخ اعظم نے کہا۔ اے قاضی۔ بادشاہ کی فوج میں بہت سی قومیں ہیں یعنے (۷۳) فرقوں سے زیادہ، یہود، عیسائی، پارسی اور مشرکین آپ کس قوم سے پوچھتے ہیں۔ کیونکہ جو لوگ خارجی المذہب ہیں وہ خارجیوں کی باتیں کریں گے۔ اور جو لوگ سچے (مسلمان) ہیں وہ سچی باتیں (موافق) قرآن کریں گے۔ ہر ایک سے پوچھنے اور تحقیق کرنے سے آپ کو کیا (فائدہ) حاصل ہوگا کیونکہ یہ بات مقررہ ہے کہ جو عمل باپ کرتا ہے اس کا بدلہ باپ پائے گا اور بیٹا جو عمل کرتا ہے بیٹا ہی اس کا بدلہ پاتا ہے"۔

قاضی نے کہا۔ باپ کی نیکیاں بیٹے کو نہیں دی جاتیں (لیکن) بیٹے کی نیکیاں باپ کو دی جاتی ہیں

میاں نے کہا۔ واضح ہو کہ جو شخص نماز نہیں پڑھتا، روزہ نہیں رکھتا، شراب پیتا اور زنا کرتا ہے تو اس کے بیٹے پر عذاب کیا جائے یا کسی کا بیٹا بُرا عمل کرتا ہے تو شاید اس کا باپ عذاب میں گرفتار ہوتا ہے

قاضی نے کہا۔ گرفتار نہیں کیا جاتا ہے۔ نہیں ہوگا۔

شیخ اعظم نے کہا۔ جس طرح کسی کی بُرائی پر دوسرے کو گرفتار نہیں کرتے اسی مثال کے مطابق اس کی نیکی بھی دوسروں کو نہیں دی جاتی۔ یہ دونوں باتیں کلام ربانی کے خلاف ہیں۔

قاضی نے کہا۔ آیت پڑھئے۔ شیخ اعظم نے یہ آیت پڑھی۔

"لوگو۔ اپنے رب سے ڈرو۔ اور اس دن سے ڈرو جس دن باپ اپنے بیٹے کے کچھ کام نہ آئے گا اور نہ بیٹا اپنے باپ کے کچھ کام آسکے گا بے شک اللہ کا وعدہ سچا ہے سو دنیا کی زندگی تمہیں دھوکا نہ دے۔ اور خدا کے نام پر تمہیں دھوکا نہ دے؟ اور خدا کے نام پر تمہیں وہ دھوکا باز بھی دھوکا نہ دے۔" (پ ۲۱ ر ۱۳)

قاضی نے کہا۔ تم خدا اور رسول کے فرمان پر شریعت محمدی کے موافق عمل کرتے ہو اور درست اعتقاد رکھتے ہو۔

شیخ اعظم نے کہا۔ ہاں ہم سچا عقیدہ رکھتے ہیں خدا کی وحدانیت اور رسولؐ کی رسالت اور خدا و رسول کے حکم پر محمد مصطفےٰؐ کی شریعت کے مطابق عمل کرتے ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اپنے کلام میں خبر دیتا ہے کہ "کہہ دو اللہ اور رسول کی اطاعت کرو اگر وہ سرتابی کریں تو اللہ ایسے منکروں کو دوست

Scanned with Cam

الکافرین۔ اے آنانکہ گرویدہ آیید خدائے را و رسول و بر ایں اگر روگردان شوید از فرمودۂ خدا و رسول پس بدرستی وراستی خدا تعالیٰ دوست ندارد ناسپاسان را" قاضی این آیت کریمہ شنیدہ خوش حال شدہ رخصت مسکن دادہ خود پیش بادشاہ رفتہ حقیقت مباحثہ تمام ظاہر ساخت بادشاہ فرمود کہ از عقیدۂ مہدویان واقف شدید + و مذہب ایشان تحقیق کردید۔ قاضی گفت ایشان بر یگانگی خدا تعالیٰ و بر تبلیغ رسالت قائل اند و چہار یاران را دوست می دارند و چہار مذہب برحق می دارند و اہل سنت و جماعت مستند و امام مہدی آخر الزمان را آمد و گذشت می گویند۔ بادشاہ پرسید کہ بر ایشان چیزے از شرع می آید۔ قاضی گفت کہ بر ایشان نہ حدے نہ قتلے و نہ حبس و اخراج بحکم شرع ہیچ لازم نیاید۔ بادشاہ گفت ما خوب می دانیم کہ ایشان متشرع و عالم و عامل اند و سوال و جواب بدلیل آیات و احادیث و اقوال بزرگان دین می سازند و کلمہ گوئی پیغمبر ما اند۔ خلاف شرع روا ندارند و بر موافقت حکم خدا و رسول عمل می کنند و اعتقاد اہل سنت و جماعت می دارند و این کہ مہدی را آمد و گذشت می گویند ازیں سخن ہیچ حکم شرع شریف بر ایشان لازم نیاید و ایشان را رخصت بکنید۔

چون قاضی بجائے خود آمد مایان را از درگاہ شاہ شریف مجذوبؒ طلب داشتہ حقیقت مجلس بادشاہ ظاہر کردہ گفت کہ پیش بادشاہ رخصت ایشان حاصل شدہ است باید کہ بمکانِ خود بروند۔ پس این کسان از قاضی ابوسعید رخصت گرفتہ از روضۂ شاہ شریفؒ بموضع بہجونڈ رسیدیم۔ فقط

الراقم
ابوالقاسم

نہیں رکھتا۔" (پ ۳ ر ۱۴)
قاضی نے اس آیت کریمہ کو سن کر مسرور ہو کر (ان بزرگوں کو) گھر جانے کی اجازت دے کر خود بادشاہ کے سامنے جا کر مباحثہ کی پوری حقیقت ظاہر کی۔

بادشاہ نے فرمایا۔" (کیا) تم مہدویوں کے عقیدے سے واقف ہو چکے اور ان کے مذہب کی تحقیق کر چکے ہو"؟

قاضی نے کہا۔ یہ لوگ خدا کی وحدانیت کے اور رسالت کے پہنچنے کے قائل ہیں۔ چاروں صحابہ کو دوست رکھتے ہیں اور چاروں مذہبوں کو حق جانتے ہیں اہل سنت وجماعت ہیں امام مہدی آخرالزماں کو آکر جا چکے کہتے ہیں۔

بادشاہ نے پوچھا۔ کیا ان پر کوئی شرعی حد (سزا) لازم آتی ہے۔

قاضی نے کہا۔ ان پر کوئی حد، نہ قتل، نہ قید اور نہ اخراج شرعی طور کوئی (سزا) لازم نہیں آتی۔

بادشاہ نے کہا۔" ہم اچھی طرح جانتے ہیں کہ یہ لوگ پابند شریعت اور عالم (شریعت) اور (شریعت) پر عمل کرنے والے ہیں۔ اور سوال وجواب میں قرآن کی آیتوں اور رسول کی حدیثوں اور بزرگان دین کے اقوال سے دلیل لاتے ہیں۔ ہمارے پیغمبر کا کلمہ پڑھنے والے ہیں شریعت کے خلاف نہیں چلتے' خدا اور رسول کے حکم کے مطابق عمل کرتے ہیں۔ اہل سنت وجماعت کا اعتقاد رکھتے ہیں اور یہ جو کہتے ہیں کہ مہدی آئے اور گئے اس پر شرع شریف کا کوئی حکم لازم نہیں آتا۔ (اچھا) انہیں رخصت کر دو۔

جب قاضی (صاحب) اپنی مقام پر آئے تو ہم کو درگاہ شاہ شریف مجذوبؒ سے بلوا کر بادشاہ کی مجلس کی حقیقت ظاہر کر کے کہا بادشاہ کے حضور سے ان کی رخصت (جانے کی اجازت) حاصل کر لی گئی ہے چاہئے کہ اپنے مکان چلے جائیں۔ پس ہم لوگ قاضی ابو سعید سے رخصت حاصل کر کے روضہ شاہ شریفؒ سے موضع بیچو نڈ کو پہونچے۔ فقط

الراقم
ابوالقاسم

تشکر

"مباحثہ عالمگیری" مرتبہ میاں ابوالقاسم ؒ کے قلمی نسخے قوم کے اکثر خانوادوں میں موجود ہیں۔ لیکن پہلی مرتبہ ۲۴/اسفندار ۱۳۱۱ فصلی م ۲۶/جنوری ۱۹۰۲ء روز یکشنبہ کو جناب سید عیسیٰ عرف عیسیٰ میاں صاحب (ہاتھی والے) نے کتاب مذکور کو طبع کروایا۔ لیکن اب یہ کتاب نایاب و کمیاب ہو چکی ہے۔ اسی لئے انجمن مہدویہ کی مجلس انتظامی منعقدہ ۲۷/مئی ۱۹۷۹ء میں باتفاق آرا طے کیا گیا کہ اس کتاب کا ترجمہ سلیس اردو میں کیا جا کر فارسی متن کے ساتھ انجمن کی جانب سے شائع کیا جائے۔ عالی جناب مرزا سمیع اللہ بیگ صاحب نائب صدر انجمن مہدویہ نے طباعت کتاب ہذا کے نصف اخراجات برداشت فرمائے ہیں اور جناب محمد محمود صاحب تاجر آہن بھولک پور نے مبلغ یک صد روپیہ کا عطیہ اشاعت کتاب کے لئے دیا ہے۔ میں ان ہر دو اصحاب کا منجانب انجمن تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ جزاھم اللہ فی الدارین۔

مجلس انتظامی نے ترجمہ اردو کی ذمہ داری جناب سید افتخار اعجاز صاحب رکن انتظامی کے سپرد کی موصوف نے فارسی نسخہ مطبوعہ کی تصحیح حضرت سید محمد عرف روشن میاں صاحب قبلہ اہل ہستیرہ کے قلمی نسخے سے فرمائی۔ اردو ترجمے میں آیات قرانیہ اور احادیث نبوی کے حوالے بھی فراہم کر دے تاکہ قاری کو ان حوالوں کی تلاش میں کوئی دقت پیش نہ آئے۔ کتابت کے سلسلہ میں بھی موصوف کا بھرپور تعاون حاصل رہا ہے میں منجانب انجمن مہدویہ موصوف کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔

سید یوسف ضیاء الدین

معتمد عمومی

مرکزی انجمن مہدویہ حیدرآباد

۲۵/مارچ ۱۹۸۰ء

Scanned with Cam